قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الحمد للہ والمنۃ کہ احمد رضا خانصاحب بریلوی کے رسالہ حسام الحرمین

کے ابطال اور اسکے الزامات وافتراءات کا راز تشت ازبام کرنیکے

لئے رسالہ المہند کا حصہ

مسمی بہ

عقائد علمائے دیوبند

اور

علمائے حرمین کی تصدیقات معہ فوائد مفیدہ

مرتبہ رئیس المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی

نور اللہ مرقدہ

باہتمام مولانا سید ظہور الحق صاحب مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

طبع ثانی

بھوشن پاور پریس جگادھری

۸

نوٹ۔ درسی اور غیر درسی کتابیں مولوی ظہور الحق مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے بکفایت مل سکتی ہیں

سید محبوب سید الاولین والآخرین حضور فخر بنی آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات طیبات میں علمار ربانیین کی تصنیفات لطیفہ۔

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
	اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا	عے/	۱۳	اسرار الطہارۃ	۲/
۲	بہشتی زیور مکمل گیارہ حصے	عہ/	۱۴	ذوالقرنین و یاجوج ماجوج	-/
۳	التکشف عن مہمات التصوف	عہ/	۱۵	تفسیر آیت التوفی یعنی وفات عیسےٰ پر محققانہ تبصرہ	-/
۴	التشرف بمعرفت احادیث التصوف حصہ اول۔ حصہ دوم۔ حصہ سوم۔ حصہ چہارم ۱۲/ ۹/ ۹/ ۵/		۱۶	بسم اللہ اور اسکے فضائل برکات	۱/-
۵	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب	۸عہ/	۱۷	بعض التفصیل لمسئلۃ التفضیل	۲/
۶	المورد الفرخی فی المولد البرزخی	۴/	۱۸	فلسفہ بعثت انبیاء یعنی علم کلام کا نمبر ۴	۴/
۷	تحذیر الناس	۳/			
۸	آبحیات	عہ/	۱۹	تذکرۃ الانوار	۰/
۹	تنویر السراج فی قصۃ المعراج	۸/	۲۰	زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید و نیل الشفا بنعل المصطفیٰ	۱/
۱۰	ختم نبوت	۱۲عہ/			
۱۱	الشہاب الثاقب	۶/	۲۱	خصائل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم	۸عہ/
۱۲	کلمۃ القوم فی حکمۃ الصوم	۰/			

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

دنیا دیکھتی چلی آئی اور دیکھتی رہیگی اسلام ہی کی تیرہ صدیاں نہیں بلکہ سابقین کے حالات بھی اس پر شاہد ہیں کہ جب کبھی فرعونی قوتوں نے طاغوتی طاقتوں نے حق اور حقانیت کے مٹانے کے لئے جال پھیلائے اور دین کے مٹانے کے واسطے اپنے مکائد اور دسیسہ کاریوں کی گھاٹیاں بنائیں تو قدرت کے زبردست ہاتھ نے ان ناحق کوشوں اور بے ایمانوں مجرموں اور بدعہدوں کی تمام کوششیں رائیگاں کردیں۔ اور انکے سارے مکائد اور فتن انہیں پر لوٹا دئے اور بے ایمانی کے صلہ میں دنیا اور آخرت کا گھاٹا انکو نصیب ہوا۔ سید رسل فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اعلیٰ پر مکے کے کافروں اور متکبروں نے مدینے کے یہودیوں اور منافقوں نے طائف کے بدعہدوں اور بے ایمانوں نے کیا کچھ حملے نہیں کئے؟ کیسے کیسے الزام نہیں لگائے؟ کس کس طرح نہیں ستایا؟ مگر منتقم نے ان کے حیل اور فریب کو انہیں پر لوٹا دیا اور ان کو صرف آخرت ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں بھی ذلیل وخوار کیا۔ ابوجہل مارا گیا ابولہب خوار ہوا عتبہ اور ولید فنا ہوگئے۔ ابن ابی اور سارے یہودی رسوائی کی زمین پر خاک آلودہ ہوکر گر پڑے اور اللہ نے اپنے پیغمبر اور رسول کو سربلند اور اونچا کیا اور دنیا نے ساری عزتیں اس کے قدموں کے نیچے پائیں اور اسی کے نام کو اگلوں اور پچھلوں میں برتری نصیب ہوئی صلے اللہ علیہ وسلم۔ کوفہ اور صنعا کے رافضیوں نے مصر کے باغیوں نے نہروان کے خوارج اور شام کے ناصبیوں نے سادات مہاجرین پر حضرات انصار پر اہل بیت عظام پر ناپاک اور گندے افترا کئے جھوٹ اور بہتان ان کے ذمے باندھے۔ مگر

ذلیل ہوا ابن سبا یہودی اور شقی قرار پایا ابن ملجم اور اس کے ساتھی ذلیل ہوئے مصر کے باغی اور خدا نے دین و دنیا میں عظمت قائم کی ابوبکر و عمر کی عثمان و علی کی۔ فاطمہ اور عائشہ کی آسمان سے ان کے نام پر سلامتی اتری انکی برتری اور وقار کا سکہ اقصائے عالم میں رائج ہوا لوگوں کے قلوب ان کی عظمت اور جلال کے سامنے جھکے اور جھکتے رہیں گے۔ رضی اللہ عنہم۔

عراق کے ایک جبار عنید نے اور بادشاہی پر غرور کرنے والے منصور نے امام ہمام سیدنا ابی حنیفہ النعمان کو کوڑوں سے مارا اور قید خانہ میں ڈالا لیکن کیا دنیا نے نہیں دیکھا کہ منصور کی شاہی مٹ گئی پر ابوحنیفہ کی عالمگیر فرمانروائی آجتک قلوب کو مسخر کئے ہوئے ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوا کہ کچھ ہی دنوں بعد اسی منصور کا پوتا ہارون تخت حکومت پر برائے نام بٹھایا گیا مگر قدرت کے زبردست ہاتھ نے لوگوں کی قسمتوں کے فیصلے۔ انسانوں کے سیاہ و سفید کی کنجیاں اسی ابوحنیفہ کے خلف رشید قاضی ابویوسف کے ہاتھ میں دیدیں اور وہی نام آور اور سربلند ہو کر رہا جس کو جیلخانہ کی اندھیری کوٹھری میں بند کیا گیا تھا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ شیخ الطائفہ محی الدین ابن عربی پر غوث وقت سید جیلانی پر مولائے روم اور مجدد الف ثانی پر۔ اور دنیا کے ہر نیک و باعزت ہستی پر کیا کچھ ہو کر نہیں رہا۔ ناسپاسوں اور جاہلوں نے ان پر کفر کے فتوے لگائے۔ کیچڑ اور نجاست کی ان پر پھینکی مگر شہادت ہے زمانہ کی کہ مجرم ناکام اور باغی سرنگوں ہوئے اور اس کے بالمقابل مثنوی معنوی فتوحات مکیہ اور احیاء العلوم آجتک مردہ قلوب کو زندہ کر رہی ہیں اور بغداد و سرہند میں سونے والوں کی قبریں آج بھی نیاز گاہ عالم بنی ہوئی ہیں۔ غرض جس نے آسمان کی طرف کیچڑ اچھالا اور خاک اڑائی اسکی اپنی ہی پیشانی خاک آلودہ ہوئی۔ پھر جب ہر زمانہ میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے تو یہ فرعونی عہد کیونکر اس قاعدے سے مستثنےٰ ہو سکتا تھا اس زمانہ میں بھی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے جنھوں نے اللہ کے دوستوں پر سید حبیب کے حقیقی جانشینوں پر اسلام اور اسلامیات کی خدمت میں اپنی ساری عمریں جوانی کی

ساری بہاریں۔ بڑھاپے کی تمام منزلیں کھپادینے والوں پر حدیث اور فقہ کے ائمہ پر اسلام
اور قرآن کی عزت و ناموس کے حفاظت کرنے والوں پر دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں
اللہ کے ذکر سے زبان تر رکھنے والوں پر ہر قسم کے حملے کئے جھوٹ اور افترا کے ان پر پل باندھے
ان کی نیک اور پاک زندگی کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی انکی عبارتوں کے غلط مطلب
سمجھا کر ان کی کتابوں میں تحریف اور کتر بیونت کرکے لغنتی فتویٰ لکھکر جھوٹے فتوے لکھوا کر
اور حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ دہلوی کی ذریت طیبہ کو کافر قرار دیکر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا اور
نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس فریب اور بے ایمانی میں سب سے آگے قدم اس شخص کا
رہا جو لوگوں سے اپنے کو اعلیٰحضرت کہلاتا تھا اور دنیا اس کو احمد رضا خاں کے نام سے پکارتی ہے
خانصاحب بریلوی نے اپنی جوانی اور بڑھاپے کی ساری منزلیں اللہ کے دوستوں کی بدگوئی میں خرچ
کیں اور ان کو کافر اور دشمن رسول کہکر خود اپنی ہی بے ایمانی اور افترا پردازی کا دفتر شرح کیا۔
یوں تو کبھی مکے اور مدینے کی زیارت کیلئے جانا نصیب نہ ہوا۔ اور ہمیشہ یہیں بیٹھے بیٹھے اپنے تئیں
محب رسول اور عاشق نبی اور عبدالمصطفےٰ کہکر مریدوں کو ماش کی پھریری دال کی فرمایش کرتے
رہے مگر ہاں خدا کے دوستوں کو بدنام کرنیکی غرض سے ایک تکفیر کی جھوٹی دستاویز لیکر حجاز میں
جا براجے مکہ مکرمہ اور مدینہ پاک کے مشائخ اور اہل علم کو دھوکہ دیکر جھوٹ بول کر اولیاء اللہ کی
طرف غلط مسایل منسوب کرکے ان ناواقف بزرگوں سے تصدیق کرالائے اور اس کے بدلے میں
دارین کی ابدی شقاوت اور آخرت کی پوری محرومی خرید لی۔ پر عزتوں کے حقیقی مالک نے ہمیشہ
ولی اللہی جماعت ہی کو سر بلند کیا۔ انہیں کی عظمت قائم کی اور اسی جماعت کو فروغ و ترقی ملی
اسی جماعت کے علوم کی دنیا میں نہریں بہیں اور بہ رہی ہیں۔ انہیں کی خانقاہوں سے اللہ اللہ کی
آوازیں آئیں اور آرہی ہیں اور انہیں کے فلک بوس مدارس سے حدیث اور فقہ کی بشارتیں

پھوٹیں انہیں کی تصنیفی خدمات سے دین کے دفاتر اور کتب خانے مرتب ہو رہے ہیں۔ انہیں کے تبلیغی کارناموں سے کفر اور الحاد کے ایوان منہدم ہوئے! اور انہیں کے فیض یافتہ حسن چھت میں پھیلے اور پھیل رہے ہیں اور انہیں کی دینی اور اسلامی خدمتوں سے اقصائے عالم میں ہنگامہ برپا ہو رہا ہے! اور انہیں کی پاک زندگی کا سورج آسمان عزت پر چمکا اور چمک رہا ہے خدا کی قدرت ہے کہ منکروں نے جن کو گھٹایا وہی بڑھے جن کو پست کرنا چاہا وہی سربلند ہوئے۔ ادہر خانصاحب آنجہانی جھوٹا فتویٰ لیکر ہندوستان پہونچے اور ادہر قدرت کا زبردست ہاتھ اپنے دوستوں کے حمایت کے لئے بڑھا تحقیق حال کے لئے ایک استفتا حرمین کی پاک اور محترم سرزمین سے مولائے جلیل امام العلوم والمعارف استاد اساتذہ الہند شارح ابی داؤد مہاجر مدنی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں آ پہونچا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جملہ عقائد اور خانصاحب آنجہانی کی جعلی دستاویز پر مکمل تبصرہ فرما دیا اور بریلوی خانصاحب کی پوری حقیقت ظاہر کردی جو عربی زبان میں المہند کے نام سے مشہور و معروف ہے جس پر ہندوستان کے اہل علم کا سواد اعظم متفق اور حرمین و شام و مصر اور جدے کے علماء حقانی کی تصدیقات ثبت ہیں۔ المہند نے دجال کا فریب کھولدیا اور بے ایمانی ظاہر کردی اور سارے الزاموں کی قلعی کھولدی۔ المہند عربی اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوتا رہا لیکن اب پھر کچھ لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو چاند پر خاک ڈالنے کی کوشش میں ہیں خواہ علی پور کے محدث پیر جماعت علی ہوں یا لاہور کے دلدار علی خانصاحب کے جیتھے فرزند حامد علی ہوں یا بقول خود سگ بارگاہ رضوی حشمت علی ہوں سب کے سب بہرحال بریلوی کے سبق کو دہرا رہے ہیں اس لئے المہند کا صرف اردو ترجمہ شائع کرنیکی ضرورت پیش آئی۔ بلا تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس خاص موضوع پر المہند سے زیادہ مکمل اور مدلل کوئی رسالہ ابتک شائع نہیں ہوا

اُمید ہے کہ ناظرین اس کی قدر کریں گے اور حق تعالیٰ شانہٗ سے اُمید ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائے گا۔ فقط

"ضروری التماس"

جماعت کے اہلِ دوَل حضرات اگر کچھ نسخے خرید فرما کر غربا پر تقسیم فرما دیں تو غربا بھی اس سے نفع اُٹھا کر ان کے لئے صدقہ جاریہ کا سبب بن جائیں گے۔

"یا فتاح"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے علماء اکرام اور سرداران عظام تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق و رسالے ایسے لائے جنکا مطلب غیر زبان ہونیکے سبب ہم نہیں سمجھ سکے اس لئے اُمید کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت حال اور قول کی مراد سے مطلع کروگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل السنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے۔

عقیدہ دربارہ سفر بزیارت روضہ اقدس حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سوال اوّل و دوم۔ کیا فرماتے ہو شدِ رحال میں سیّد الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے۔

تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی، وہابیہ کا تو یہ ہی کہنا ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے۔ الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور اُسی سے مدد توفیق درکار ہے اور اُسی کے قبضہ میں تحقیق کی باگیں۔ حمد و صلوٰۃ وسلام کے بعد اس سے پہلے کہ ہم جواب تحریر کریں۔ جاننا چاہیئے کہ ہم اور ہمارے مشائخ ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ کے اور اصول واعتقادیات میں پیرو ہیں ، امام
ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالے عنہما کے اور طریقہائے صوفیہ میں
ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ علیہ حضرات نقشبندیہ اور طریقہ زکیہ مشائخ چشتیہ اور سلسلہ بہیہ حضرات
قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے
میں کبھی کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی یا اجماع
امت یا قول کسی امام کا اور بایں ہمہ ہم دعوے نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و
خطا سے مبرا ہیں پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی ، عام ہے
کہ اصول میں ہو یا فروع میں تو اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی اور
ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں ، چنانچہ ہمارے آئمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتیرے
اقوال میں رجوع ثابت ہے حتےٰ کہ امام حرم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ
ایسا نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم نہ ہوں اور اصحاب رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل میں
دوسروں کے قول کی جانب رجوع فرمایا ، چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے پس اگر
کسی عالم کا دعوے ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے ، سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے تو
اس پر لازم ہے کہ اپنا دعوے ثابت کرے علماء کرام کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فروعی ہے تو اپنی بنیاد
کی تعمیر کرے آئمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کرے گا تو انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر
ہوگی یعنی دل اور زبان سے غلطی قبول کریں گے اور قلب واعضاء سے شکریہ ادا کریں گے ، تیسری بات
یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی کا استعمال اس شخص کیلئے تھا جو آئمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے
پھر اس کی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سیئہ اور
رسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں ، یہانتک ہوا کہ بمبئی اور اس کے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیا کی قبروں کو
سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت کی بیر کرے وہ بھی

وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا سو اگر
کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے
بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے سنت پر عمل کرتا ہے اور بدعت سے بچتا ہے اور معصیت
کے ارتکاب میں اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالےٰ عنہم احیاء سنت
میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے تھے اس لئے شیطانی لشکر کو
ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی، ان پر بہتان باندھے، طرح طرح کے افترا
کئے اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا، مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت
اللہ ہے کہ خواص اولیا میں ہمیشہ جاری رہی ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ
اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ
اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیئے ہیں جن وانس سے شیاطین کہ ایک دوسرے
کی طرف جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے، دھوکہ کے لئے (اے محمد) اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ
ایسا کام نہ کرتے سو چھوڑ دو ان کو اور ان کے افترا کو، پس جب انبیا علیہم السلام کے ساتھ
یہ معاملہ رہا تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیا کا گروہ سب سے زیادہ مورد
بلا ہے پھر کامل مشبہ پھر کم مشبہ تاکہ ان کا حظ وافر اور اجر کامل ہو جاوے پس
متبدعین جو اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش
نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا ہے۔ ہم پر جھوٹے
بہتان باندھتے ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں، سو جب کبھی آپ کی خدمت

میں ہماری جانب منسوب کر کے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا جایا کرے تو آپ اس کی طرف
التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں لاویں اور اگر طبع مبارک میں خلجان پیدا
ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات کی اطلاع دیں گے اس لیئے کہ آپ حضرات
ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام میں ہیں

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین، ہماری جان
آپ پر قربان اعلےٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ
واجب کے قریب ہے، گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو، اور سفر کے وقت
آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے
متبرکہ کی بھی نیت کرے، پھر وہاں جب حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت ہو جاوے گی
اس صورت میں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت
خود حضرت کے ارشاد سے ہو رہی ہے، جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے
سوا اور کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع
ہوں اور ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کے لیئے حج سے
علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے، اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا
کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہیئے اور اس
قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ

قول مردود ہے۔ اس لئے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی، بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کر رہی ہے، کیونکہ جو علت کہ مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پائی ہے وہ ان مسجدوں کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے۔ اس لئے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضائے مبارک کو مس کئے ہوئے ہے، علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہ اولیٰ یہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو، ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے جو بارہا طبع ہو چکا ہے، نیز اسی مبحث پر ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولانا نے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھا دی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں، اس کا نام ہے احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے، اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب

عقیدہ اولیاء کرام کے توسل اور واسطہ سے بدرگاہ احکم الحاکمین دعا کرنا

سوال: کیا وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز

ہے یا نہیں، تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین اور شہداء اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز۔

جواب ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے، ان کی حیات میں ہو یا بعد وفات بایں طور کہ کہے کہ یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں یا اسی جیسے اور کلمات کہے، چنانچہ اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحٰق دہلوی ثم المکی نے پھر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی اپنے فتاوے میں اس کو بیان فرمایا جو چھپا ہوا آجکل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے **فائدہ** ہمارے اکابر مرشد العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی شیخ المشائخ حضرت قطب العالم مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب سلمہ نے اپنے بزرگان سلسلہ کے شجرے تصنیف فرمائے ہیں جو ان کے متوسلین میں شائع اور معمول بہا ہیں، نیز علامہ تھانوی کی مؤلفہ قربات عند اللہ اور مناجات مقبول اس پر شاہد عادل ہیں کہ ان بزرگوں کے یہاں توسل اولیاء کرام حضرت حق تعالےٰ شانہٗ سے دعا کرنا جائز اور معمول بہا ہے، مناجات مقبول کے چند اشعار ملاحظہ ہوں

صدقہ اپنی عزت و جلال کا | صدقہ پیغمبر کا اُن کی آل کا
اپنے پیغمبر کا صدقہ اے خدا | نام جن کا ہے محمد مصطفےٰ
حضرت موسےٰ کا صدقہ اے کریم
جو ہیں پیغمبر ترے اور ہیں کلیم

عقیدہ دربارہ حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال، کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب، ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت صلعم اور تمام انبیا علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ، یہ حیات برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء میں تبصریح لکھا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء اور شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسے علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے، کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت حیوۃ دنیوی ہے اور اس معنی کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی نہایت دقیق اور اچھوتے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام آبحیات ہے

عقیدہ دعا کے وقت قبر شریف کی طرف توجہ اور آنحضرت کا واسطہ دینا

سوال، کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ

کرکے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دیکر حق تعالےٰ سے دعا مانگے

جواب۔ اس میں فقہا کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشایخ ابو اللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سروجیؒ وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والوں کو قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو جانا چاہیئے جیسا کہ امام حسنؒ نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نامقبول ہے اس لیئے کہ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر مطہرہ کی طرف منہ کرکے اس طرح کہو آپ پر سلام نازل ہو اے نبیؐ اور اللہ تعالےٰ کی رحمت و برکات نازل ہوں پھر اس کی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجدالدین لغوی نے ابن مبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہؒ کو اس طرح فرماتے ہسنا کہ جب ابو ایوب سختیانی مدینہ آئے تو میں وہیں تھا۔ میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھو نگا کہ کیا کرتے ہیں سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہہ کی طرح قیام کیا، پھر اس کو نقل کرکے علامہ قاری فرماتے ہیں، اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب کی پسند کردہ ہے، ہاں پہلے ان کو تردد تھا، پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں طریقے ہیں، مگر اولےٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیئے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشایخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام سے مروی ہے جبکہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا

اور اس کی تصریح مولانا گنگوہی اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ بھی صفحہ ۱۰ نمبر ۳ و ۴ میں گذر چکا ہے۔

عقیدہ درود شریف اور دلائل الخیرات وغیرہ کے متعلق

سوال :- کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات ودیگر اور پڑھنے کی بابت۔

جواب :- ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر وثواب طاعت ہے، خواہ دلائل الخیرات پڑھکر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں، گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، حق تعالٰے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا، خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی ودیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرمایا کہ مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدوں کو اجازت دیتے تھے

عقیدہ درباره تقلید ۲

سوال :- تمام اصول وفروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو

جواب:۔ اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے، کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ آئمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس ہوا کے اتباع کرنیکا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے، اللہ پناہ میں رکھے اور یہی وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول اور فروع میں امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں خدا کرے کہ اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو اور اسی بحث میں ہمارے مشائخ کی بہتیری تصانیف دنیا میں مشتہر اور شائع ہو چکی ہیں۔

فائدہ:۔ الحمد للہ کہ ہمارے بزرگوں کی متعدد تصانیف دربارہ وجوب تقلید شخصی مطبوعہ موجود ہیں اور مدت سے ہندوستان میں شائع ہیں، علامہ تھانوی کی الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد، حضرت گنگوہی کی سبیل الرشاد و ہدایۃ المعتدی، توثیق الکلام وغیرہ کتب اس باب میں قابل قدر تصانیف ہیں، پھر آئے دن ہندوستان کے غیر مقلدوں سے ہماری جماعت کے اہل علم برابر مناظرہ کرتے رہتے ہیں اور ان کی تردید میں تحریراً اور تقریراً مصروف ہیں

عقیدہ دربارہ بیعت وجواز افادہ از قبور مشائخ

سوال:۔ کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز ہے اور اکابر کے سینہ اور قبر سے باطنی فیضان پہنچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں۔

جواب:۔ ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو،

دنیا سے بے رغبت ہو، آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو، خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن افعال سے خود بھی کامل ہو، دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو، ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنی نظر اس کی نظر منظور رکھے اور صوفیہ کے اشتغال یعنی ذکر فکر اور اس میں فناء تام کے ساتھ مشغول ہو، اور اس کی نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمےٰ اور غنیمت کبرےٰ ہے، جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو، وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد للہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشتغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں، والحمد للہ علےٰ ذالک، اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے، مگر اس طریق سے جو اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے

فائدہ:- دیباچہ کتاب میں حضرت مولانا سہارنپوری قدس سرہٗ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ ہم اور ہمارے جملہ متعلقین بحمد اللہ سلاسل اربعہ حضرات صوفیہ میں منسلک ہیں اور رشد و ہدایات میں مصروف ہیں، بحمد اللہ ہمارے بزرگوں کی خانقاہیں اللہ اللہ کے ذکر سے ہر وقت آباد ہیں اور مسائل تصوف اور تزکیہ باطن میں حضرت حکیم الامت دام ظلہم کی کثیر تصانیف عالیہ اس باب میں ایسی شہرت پذیر ہیں کہ جن کی دلیل کی بھی ضرورت نہیں پھر امام غزالی اور شیخ شعرانی کی کتب تصوف کے تراجم حضرت حاجی صاحب کی ارشاد مرشد، حضرت گنگوہی کی امداد السلوک فن تصوف میں بے نظیر کتابیں ہیں اور

ملک میں شائع ہیں۔

عقیدہ محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق

سوال۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے۔

جواب:۔ ہمارے نزدیک اس کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے۔ خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان اور مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں، آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے، پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی، اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے، لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہانتک کہ اللہ تعالے نے ان کی شوکت توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں ہے، نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں، اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو

حلال سمجھنا سو یا ناحق ہوگا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو بلا تاویل ہے، جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا کہ ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں، بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے، ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ میں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے، ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے، یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے

عقیدہ درباره استواء علی العرش وغیرہ

سوال: کیا کہتے ہو حق تعالے کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالے کیلئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے

جواب: اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ تعالے مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کے علامات سے مبرا ہے، جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے آیات میں جو صحیح اور لغت اور شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں، مثلاً ممکن ہے استوا اس سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے، البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالے کیلئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت اور مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

عقیدہ دربارہ افضلیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال: ۔ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ مخلوق میں سے کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل بھی ہے۔

جواب: ۔ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولینا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء و رسل کے اور خاتم سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ ٭ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

عقیدہ دربارہ ختم النبوت

سوال: ۔ کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد، حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معنی درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے، آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے، اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وجود جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے، اور کیا تم میں سے اور تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے

جواب: ۔ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے

شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے، لیکن محمدؐ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو حد تواتر کو پہنچ گئی اور نیز اجماع امت سے، سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی خلاف کہے، کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے، اس لیئے کہ منکر ہے نص قطعی کا، ہاں ہمارے شیخ مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تمام ظاہر فرمایا ہے، جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت میں دو نوع داخل ہیں، ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیا کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ ﷺ زمانہ سب کی نبوت کے خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت بالذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاءؑ کی نبوت ختم و منتہی ہوئی، اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ، اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات، کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو، اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاءؑ علیہم السلام کی نبوت بالعرض، اس لیئے کہ سارے انبیاءؑ کی نبوت آپ ہی کی نبوت کے واسطے سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل ویگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی و زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت محض زمانہ ہی کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیئے یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں ہے کہ آپ کا زمانہ انبیا سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت رفعت اور درجہ کا شرف و فضل اسیوقت ثابت ہوگا جب کہ آپ کی خاتمیت ذات و زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاؑ

ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و
فضل کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت
شان وعظمت کے بیان میں مولانا کا مکاشفہ ہے، جیسا کہ ہماری سادات محققین نے تحقیق کی
ہے مثل شیخ عبدالقدوس و شیخ اکبر و تقی سبکی نے ہمارے خیال میں علماء متقدمین اور اذکیا
متبحرین میں بہتیروں کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما تاں ہندوستان کے
بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا، یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو یہ وسوسہ
دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے
افسوس صد افسوس کہ ایسا کہنا پرلے درجہ کا افترا اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے جس کا باعث
محض کینہ و عداوت و بغض ہے، اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے ساتھ اور سنت اللہ
اسی طرح جاری ہے انبیاء و اولیاء میں ۔

فائدہ :۔ مسئلہ ختم نبوت کی بحمد اللہ جیسی خدمت اس زمانہ میں ہماری جماعت کے اہل علم نے
کی ہے اس کی نظیر شاید متقدمین میں بھی شاذ و نادر ہی کسی نے کی ہوگی، حضرت نانوتوی قاسم العلوم
والخیرات مولانا محمد قاسم صاحب کی تحذیر الناس اس باب میں بے نظیر کتاب ہے، نیز
ہمارے عنایت فرما مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی کی ختم نبوت در سہ مجلدات
نے جیسی قیامت غلام احمد قادیانی اور احمد رضا خان بریلوی پر ڈھائی ہے، اس کی
نظیر اس زمانہ میں ملنی مشکل ہے ۔ اس بسیط کتاب میں صدہا آیات و احادیث نیز دلائل
عقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم
کا نبی دنیا میں نہیں آسکتا اور حضور ہر طریق سے خاتم النبیین ہیں صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے بھائی کے برابر سمجھنے یا کہنے کا اتہام اور اس کی حقیقت

سوال:۔ کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر بس ایسی ہی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے، اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے،

جواب:۔ ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح اس قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کیلئے ثابت نہیں ہو سکتے"۔ اگر کوئی شخص ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اس کی طرف توجہ بھی مناسب نہیں، اس لیے کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جس میں ادنےٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور باوجود اس کے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات ہماری جانب منسوب کرے تو اسے ہماری تصنیفات میں موقعہ اور محل بتانا چاہیئے تاکہ ہر سمجھدار

منصف پر اس کی جہالت و بدفہمی و الحاد و بددینی ظاہر کردیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم کی تحدید و وسعت

سوال۔ کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپکو حق تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار الٰہیہ وغیرہ کے اسقدر علوم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی کیوں نہ ہو پہونچ نہیں سکتا۔

جواب۔ ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ وہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ و اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہونچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونے والے تمام واقعات میں ہر ہر جزئی کی اطلاع تام و علم تفصیلی حاصل محیط ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدہ شریفہ سے غائب ہے تو آپکے علم اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے۔ اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقصان نہیں آیا چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جسکی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سبا سے ایک سچی خبر لیکر آئی ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان لعین کے علم کی نسبت

سوال۔ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سیدالکائنات علیہ الصلوٰۃ

والسّلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اُس کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حِکَم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونیکا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیرہ کا حضرت کو اس لئے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا جبکہ ثابت ہو چکا کہ اُن شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے اُس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلعم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا جیسا کہ کسی ایسے بچے کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس متبحر و محقق مولوی سے زیادہ ہے جس کو جملہ علوم فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں کہ "مجھے وہ اطلاع ہے جو آپکو نہیں" اور کتب حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں۔ نیز حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو دواؤں کی کیفیت و حالات کا بہت زیادہ

علم ہے یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیت سے
زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالات سے ناواقف ہونا انکے
علم ہونیکو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم
افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ اُن کا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ
واقف ہونا یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لئے تمام شریف و دنی اور اعلے و اسفل علوم ثابت کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور سب اول و دوم جزئی ہوں یا کلی آپکو معلوم
ہوں گے اور ہم نے بغیر معتبر نص کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی و جزئی کے
ثبوت کا انکار کیا۔ ذرا غور تو فرمائیے ہر مسلمان کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے پس اس
قیاس کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم
آویگا کہ سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اُس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون و
جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ
مشاہدہ ہو رہا ہے یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے جس نے
کند ذہن بدعتیوں کی رگیں کاٹ ڈالیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں
سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادث جزئی میں تھی اور اسی لئے اشارہ کا لفظ ہم نے
لکھا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین
کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے
کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے چنانچہ
اسکی تصریح ایک نہیں بہتیرے علما کر چکے ہیں۔ اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف

بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ شہنشاہ روز جزا سے خائف بنکر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت دیگر انسان اور چوپاؤں سے اور حفظ الایمان کی عبارت کی توضیح

سوال۔ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنے بدل اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا۔ خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کی تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہو کیونکہ شرک کا وہم ہوتا ہے چنانچہ قرآن شریف میں صحابہؓ کو راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام یا باندی کو عبدی یا امتی کی ممانعت ہے۔ بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہو اور اس کے حصول کا کوئی سلسلہ

وسبیل نہوا اسی بنا پر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہدو "نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین
میں ہیں غیب کو مگر اللہ" نیز ارشاد ہے "اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کر لیتا" اور
اگر کسی تاویل سے اس اطلاق کو جائز سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق مالک
معبود وغیرہ اُن صفات کا جو باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر
اطلاق صحیح ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم الغیب کی نفی
حق تعالیٰ سے ہو سکے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب نہیں ہے
پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا کلا۔ پھر یہ کہ حضرت
کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے
ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب کوئی غیب کیوں نہو
پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ
بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور
چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو
نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے
جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور
اگر سائل نے اس کو مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے
اور اگر اس کو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائیگی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکے گی مولانا تھانوی کا
کلام ختم ہوا۔ خدا تم پر رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں کے جھوٹ
کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے حاشا کہ کوئی مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
علم اور زید و عمرو و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتے ہیں

کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر الزام آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے۔ بس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا مبتدعین نے مولانا پر افترا باندھا۔ جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار۔

فائدہ۔ موجودہ زمانہ کے مبتدعین کو اس مضمون کی وجہ سے حضرت تھانوی سلمہ پر بڑا غیظ ہے لیکن یہ عقلمند لوگ نہیں دیکھتے کہ اسی قسم کا مضمون شرح مقاصد اور شرح طوالع الانوار میں بھی موجود ہے جو اہل سنت کی مشہور اور متداول کتابیں ہیں اور یہی وہ کتابیں ہیں کہ جن کی طرف عقائد اہل سنت میں مراجعت کی جاتی ہے۔ الزام اگر ہے تو مشترک ہے اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کسی پر بھی نہیں۔

حضرت تھانوی سلمہ نے تو ان مسکینوں پر رحم فرما کر ان کی خلاصی کی صورت بیان فرمائی ہے۔ ورنہ تو مبتدعین کے قول پر تو یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہر شخص عالم الغیب ہو اور ہر شخص کو عالم الغیب کہنا جائز ہو اور بہائم بھی ان مبتدعین کے قول کے موافق نعوذ باللہ عالم الغیب ہوں۔ خدا کے بندو اپنی حالت پر رحم کرو اور خدا کے دوستوں کی بدگوئی کر کے اپنے لئے ابدی لعنت نہ خریدو۔ جو مضمون الزام کا آج کل اہل بدعت نے تراشا ہے بحمد اللہ ہم اور ہمارے اکابر اس کے تصور سے بھی بری ہیں خود شیخ تھانوی سلمہ نے اپنے رسالہ بسط البنان میں صراحۃً فرمایا ہے کہ جو شخص فخر بنی آدم حضور سیدنا محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریف کو کسی مخلوق کی برابر یا مماثل بتائے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے مگر باوجود ان تصریحات کے یہ فرقہ ضالہ مرغ کی وہی ایک ٹانگ کہے جاتا ہے۔ خدا ان کو ہدایت کرے۔ ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے

علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعًا کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہ ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

عقیدہ دربارہ میلاد شریف

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ولادت شرعًا قبیح اور بدعت سیئہ و حرام ہے یا کچھ اور۔

جواب۔ حاشا ہم تو کیا کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ کا بلکہ آپکی جوتوں کے غبار اور آپکی سواری کے گدہے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز و نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور ہے اور ہمارے مشائخ کے فتوی میں مسطور ہے۔ چنانچہ شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کا فتوی عربی میں ترجمہ کر کے ہم نقل کرتے ہیں تا کہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس شریف کس طریق سے جائز ہے اور کس طریق سے ناجائز تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلثہ کے طریقہ کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونیکی شہادت حضرتؐ نے دی ہے ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے

موہم نہ ہوں اُن آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ ہوں جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہے اُن مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جائے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکار حسنہ کے ذکر حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پس جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دیگا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ ہم ذکر ولادت شریف کے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا ہندوستان کی مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضولخرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھکر جو شامل نہ ہو اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو پس اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا ہے خدا ان کو رسوا و ملعون کرے خشکی و تری و نرم و سخت زمین میں۔

فائدہ۔ ہمارے اطراف میں اکثر میلاد پڑھنے والے کون لوگ ہیں؟ میراثی۔ ادر ڈوم ڈاڑھی منڈے۔ بے نمازی جنہیں جنابت اور طہارت کی بھی خبر نہیں منہ میں سگرٹ کا دھواں اور چہرہ پر کھید کار۔ یہ لوگ ساری ساری رات گلے ملا ملا کر گاتے رہتے ہیں۔ خود نماز نہیں پڑھتے اور سننے والوں کی بھی نمازیں غارت کرتے ہیں۔ ایسے میلاد کو اگر منع نہ کیا جائے تو اور کیا اس کو واجب قرار دیں؟ پھر طرفہ یہ ہے کہ عورتیں بھی میلاد

پڑہتی ہیں۔ ان بے حیا مرد و عورتوں کو اور ان کے تلوے سہلانے والے مبتدعین کو کچھہ بھی غیرت اور شرم نہیں آتی۔ ظالمو! کچھہ تو خدا کا خوف کرو۔

عقیدہ دربارہ تشبیہ ذکر ولادت بذکر پیدائش کنہیا

سوال۔ کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنہیا کے جنم اشٹمی کی طرح ہے یا نہیں۔

جواب۔ یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر محبوب ترین اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے بس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہٗ کی اس عبارت سے کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۴۱ پر نقل کیا ہے اور جاننا کہ مولانا ایسی واہیات بات فرمادیں آپکی مراد اس سے کوسوں دور ہے جو آپکی طرف منسوب ہوا چنانچہ ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائے گا اور حقیقت حال پکار اٹھے گی کہ جس نے اس مضمون کو آپکی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری ہے۔ مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کے وقت قیام کی بحث میں جو کچھہ بیان کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے گا کہ حضرت کی روح پر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے وقوع کا یقین رکھکر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گذشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا تو یہ شخص غلطی پر ہے یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنہیا کی ہر سال

ولادت مانتے اور اُس دن وہی برتاو کرتے ہیں جو کنہیا کی حقیقت ولادت کیوقت
کیا جاتا اور یا روافض اہل ہند کی مشابہت کرتا ہے امام حسینؓ اور اُن کے تابعین شہدا
کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ ہیں کیونکہ روافض بھی ساری اُن باتوں کی نقل
اتارتے ہیں جو قولاً و فعلاً عاشورا کے دن میدان کربلا میں اُن حضرات کے ساتھ کی گئیں
چنانچہ نعش بناتے کفناتے اور قبور کھود کر دفناتے ہیں جنگ و جدال کے جھنڈے چڑھاتے
کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر نوحے کرتے ہیں اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں جیسا کہ
ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک میں انکی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت کی
اصل عربی یہ ہے قیام کی وجہ بیان کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت کی
جانب تشریف لاتی ہے۔ پس حاضرین مجلس اسکی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں پس یہی
بیوقوفی ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت کھڑے ہو جانیکو چاہتی اور ظاہر ہے
کہ ولادت بار بار نہیں ہوتی پس ولادت شریفہ کا اعادہ یا ہندوؤں کے فعل کے مثل ہے
کہ وہ اپنے معبود یعنی کنہیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے ہیں یا رافضیوں کے مثل
ہے کہ ہر سال شہادت اہل بیت کی قولاً و فعلاً تصویر کھینچتے ہیں پس معاذ اللہ بدعتیوں کا
یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی نقل بن گیا اور یہ حرکت بیشک و شبہ ملامت کے قابل
اور حرمت و فسق ہے بلکہ اُن کا یہ فعل اُن کے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی
بار نقل اتارتے ہیں اور یہ لوگ فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گذرتے ہیں اور شریعت
میں اسکی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کرکے اُس کے ساتھ حقیقت کا سا برتاو کیا جائے
بلکہ ایسا فعل شرعاً حرام ہے الخ پس اے صاحبان عقول غور فرمائیے شیخ قدس سرہٗ نے تو ہندی
جاہلوں کے اس جھوٹے جھنڈے پر انکار فرمایا ہے جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر

قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں۔ ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افترا کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

فائدہ۔ ہم اور ہمارے اکابر حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاپوش مبارک کی بھی اہانت کو موجب کفر سمجھتے ہیں چہ جائیکہ ولادت باسعادت کے متعلق کلمات مستہجن و مستقبح استعمال کرنا یہ کبھی ہم پھر اور ہمارے بزرگوں پر ان جاہل مبتدعین کا افترا ہے خدا ان کو ہدایت کرے۔

عقیدہ دربارہ امکان کذب باری تعالیٰ

سوال۔ کیا علامۂ زمان مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ ان پر بہتان ہے اور اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتوی کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

جواب۔ علامۂ زمان یکتائے دوران شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ اور منجملہ انھیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا ان کو ہلاک کرے کہاں بہکے جاتے ہیں۔ جناب مولانا اس زندقہ والحاد سے بری ہیں اور ان کی تکذیب خود مولانا کا وہ فتوی کر رہا ہے جو جلد اول فتاوی رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔

تحریر اس کی عربی میں ہے جس پر تصحیح و مواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں۔ سوال کی صورت یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ
اللہ تعالیٰ صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو عقیدہ رکھے کہ
خدا جھوٹ بولتا ہے اس کا کیا حکم ہے فتویٰ دو اجر ملے گا۔

الجواب۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھ متصف ہو اُس کے
کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ
قِیْلًا ط۔ "اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے" اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے
نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون ہے اور کتاب و سنت و اجماع
امت کا مخالف ہے۔ ہاں اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں
فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے
اس کے خلاف کبھی نہ کرے گا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں داخل کرنے پر ضرور قادر ہے
عاجز نہیں ہاں البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں وہ فرماتا ہے "اگر ہم چاہتے
تو ہر نفس کو ہدایت دیدیتے ولیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ بھروں گا جن و
انس دونوں سے۔ پس اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن بنا دیتا
ولیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ وہ
فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔ یہی عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے قول
باری تعالیٰ وان تغفر لھم کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ شرک کا نہ بخشنا وعید کا مقتضٰی ہے
پس اس میں لذاتہ امتناع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔
مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا مستحق ہے۔

اور اسی کی اعانت و توفیق درکار ہے علامہ رشید احمد کا جواب مذکور بالکل حق ہے جس میں تغیر نہیں ہو سکتا وصلی اللہ علی خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا خادم شریعت امیدوار لطف خفی محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے۔

لکھا امیدوار کمال نیل محمد سعید بن محمد بابصیل نے حق تعالیٰ انکو اور ان کے مشائخ اور جملہ مسلمانوں کو بخشدے۔ امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ۔

درود و سلام کے بعد جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے کافی ہے اور اسپر اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء مکہ مشرفہ نے۔ اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جس کو گھڑ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استادوں کا استاد ہے اور زمانہ کے لوگ اسکے چیلے کیونکہ تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اس کو عادت ہے اکثر مہریں بنالیتا ہے مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں اس لئے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپا ہوئے ہے علماء امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح محمد عبد الوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اسے بھی انہیں کی طرح رسوا کرے۔

عقیدہ دربارہ امکان وقوع کذب در کلام باری تعالیٰ

سوال۔ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے یا کیا بات ہے۔

جواب ہم اور ہمارے مشائخ اسکا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا

واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اُس کے کسی کلام میں کذب کا وہم بھی کرے وہ کافر ملحد زندیق ہے کہ اُس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

عقیدہ دربارہ امکان کذب بسوئے اشاعرہ

سوال۔ کیا تم نے کسی اپنی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے واقعی امر ہمیں بتاؤ۔

جواب۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقی و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں تنازع ہے کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ کیا اُس کے خلاف پر اسکو قدرت ہے یا نہیں سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے انکا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل سنت والجماعت اشاعرہ وماتریدیہ سب کے نزدیک انکا وقوع جائز نہیں۔ ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں۔ پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا تحت قدرت اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں اور ذاتاً محال ہے تو ہم نے انکو علماء کلام کے ذکر کئے ہوئے چند جواب دیئے جن میں یہ بھی تھا کہ اگر وعدہ وخبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح ذاتاً مقدور اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اسکی تصریح کر چکے ہیں پس جب انھوں نے یہ

جواب دیجئے تو ملک میں فساد پھیلانیکو ہماری جانب یہ منسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہ کی
جانب نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے اور مخلوق میں شہرت پاکر اپنا مطلب پورا
کرنیکو سفہا و جہلا میں اس لغویات کی خوب شہرت دی اور بہتان کی یہانتک نوبت پہنچی کہ اپنی طرف
سے فعلیت کذب کا فوٹو وضع کرلیا اور خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب اہل ہند انکی
مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انہوں نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرات انکی
خباثت اور ہمارے علماء کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں اس معاملہ میں ہماری انکی مثال
معتزلہ اور اہل سنت والجماعت کیسی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے شر کے صواب اور مطیع کو
شر دینا قدرت قدیمہ سے خارج اور ذات باری پر عدل واجب بتاکر اپنا نام اصحاب عدل و
تنزیہ رکھا اور علماء اہل سنت والجماعت نے انکی جہالتوں کی پروا نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق
تعالیٰ شانہ کیجانب عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدریہ کو عام کہکر ذات کاملہ سے نقایص
کا ازالہ اور جناب باری کے کمال تقدیس و تنزیہ کو یوں کہکر ثابت کیا کہ نیکو کار کیلئے عذاب اور
بدکار کیلئے ثواب کو تحت قدرت باریتعالیٰ ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ کی حماقت
ہے اسی طرح ہم نے بھی ان کو جواب دیا کہ وعدہ و خبر و صدق و عدم خلاف کو صرف تحت قدرت
ماننے سے حالانکہ صرف شرعاً یا شرعاً و عقلاً دونوں طرح وقوع ممتنع ہے نقص کا گمان کرنا
تمہاری جہالت کا ثمرہ اور منطق و فلسفہ کی بلا ہے پس بدعتیوں نے تنزیہ کیلئے جو بجز کیا حق
تعالیٰ کی عام و کامل قدرت کا اسمیں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے سلف اہل السنۃ والجماعۃ نے
دونوں امر ملحوظ رکھے کہ حق تعالیٰ شانہ کی قدرت عام رہی اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر
مضمون جس کو ہم نے براہین میں بیان کیا ہے اب اصل مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض
تصریحات بھی سن لیجئے شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے

عذاب کو جبکہ بلا توبہ مر جائے واجب کہا ہے اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے
اس کی دو وجہ بیان کی ہیں اول یہ کہ حق تعالیٰ نے کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر
دی اور وعید فرمائی ہے اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے تو وعید کے خلاف اور خبر میں
کذب لازم آتا ہے اور یہ محال ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب
کا وقوع لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں
نہ خلف ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ لیجیا خلف اور کذب کا جواز تو لازم آئے گا اور
یہ بھی محال ہے کیونکہ ہم اس کا محال ہونا نہیں مانتے اور محال کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ خلف و
کذب ان ممکنات میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے۔

اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے آخر لکھا ہے کہ
قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک نظام اور اس کے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہل اور کذب
و ظلم وغیرہ کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اسکی قدرت میں داخل ہو تو ان کا
حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور نا جائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبیح کے بے پروائی کے
سبب صدور ہوگا تو لازم آئیگا سفہ اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئیگا۔ جواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ
کی جانب نسبت کر کے کسی شے کا قبیح ہم تسلیم ہی نہیں کرتے اس لئے کہ اپنے ملک میں تصرف
کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر مان بھی لیں کہ قبیح ہر نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور کے
منافی نہیں ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور مفقود ہونیکے
سبب اس کا وقوع ممتنع ہو۔

مسائرہ اور اسکی شرح مسامرہ میں علامہ کمال ابن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد ابن ابی الشریف
مقدسی شافعی رحمہما اللہ بہ تصریح فرما رہے ہیں۔ پھر صاحب العمدہ نے کہا حق تعالیٰ کو یوں نہیں

کہہ سکتے کہ وہ ظلم وسفہ اور کذب پر قادر ہے کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا یعنی
قدرت کا تعلق اُس کے ساتھ صحیح نہیں اور معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر تو
ہے مگر کریگا نہیں۔ صاحب العمدہ کا کلام ختم ہو گیا (اب کمال الدین) فرماتے ہیں کہ صاحب العمدہ
نے جو معتزلہ سے نقل کیا ہے وہ الٹ پلٹ ہو گیا کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے
قدرت کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود انکا
وقوع نہ کیا جاوے یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے، بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے
کہ اسی قول مناسب کو تنزیہ باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے بیشک ظلم وسفہ وکذب سے
باز رہنا باب تنزیہات سے ہے ان قبائح سے جو اُس مقدس ذات کے شایاں نہیں پس عقل
کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کی تنزیہ عن الفحشا میں
زیادہ دخل ہے آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار و
ارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اس طرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے
کہ حق تعالیٰ کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں۔ پس جس صورت کو تنزیہ میں زیادہ دخل ہو
اُس کا قائل ہونا چاہئے اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات وامتناع
بالاختیار۔

محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلنبوی میں اس طرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے
کہ کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی قبیح ہونا کہ نقص وعیب ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور
اسی لئے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور جبکہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم
قطعی حاصل ہے اس طرح کہ کلام الٰہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اس پر علماء وانبیاء علیہم السلام
کا اجماع ہے تو کذب کے ممکن بالذات ہونیکے منافی نہیں جس طرح جملہ علوم عادیہ قطعیہ باوجود

امکان کذب بالذات حاصل ہوا کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں الخ
صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اسطرح
منصوص ہے در اب یعنی جبکہ وہ افعال حق تعالیٰ پر محال ہوئے جنمیں نقص پایا جاتا ہے ظاہر
ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کے ساتھ متصف ہونا یقیناً محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبیح
کے ساتھ اتصاف محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا اور نبوت کی سچائی یقینی
نہ رہے گی اور اشاعرہ کے نزدیک حق تعالیٰ کا کسی قبیح کے ساتھ یقیناً متصف نہ ہونا ساری مخلوقات
کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں چنانچہ تمام علوم جنمیں یقین ہے کہ ایک نقیض کا وقوع ہے اور
دوسری نقیض محال ذاتی نہیں کہ وقوع مقدر نہ ہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی
ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہ ہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان کذب کے
سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئیگا اس لئے کہ عقلاً کسی شئے کا جواز مان لینے سے اسکے عدم پر یقین
نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی و امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ و اہل سنت میں) ہر نقص میں
جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو اس پر قدرت ہی نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقص کو قدرت حق تعالیٰ
شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اس کے یقین ہے کہ کریگا نہیں جیسا کہ اہل سنت کا قول ہے یعنی اس
نقص کے عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد نے
شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور
چلپی کے حواشی مواقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں
اور قونوی وغیرہ نے کی ہے جن کی نصوص بیان کرنے سے طویل کے اندیشہ سے ہم نے عرض
کیا اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کے متولی ہیں۔

فائدہ۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے جو خبر بدوں ہب وغیرہ

کافروں کے متعلق قرآن شریف میں دی ہے وہ بلاشبہ ایسا ہی کریگا اور ان کافروں کو جہنم
میں داخل کردیگا لیکن اس کو یہ قدرت اور اختیار ضرور ہے کہ اگر وہ چاہے تو ان کو معاف
بھی کردے۔ معتزلہ اور ان کے مقلد ہندوستان کے مبتدعین یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
شانہٗ کو کافروں کے بخشدینے کا کوئی اختیار اور قدرت نہیں۔ اسواسطے کہ جو خبر اس نے دیدی
ہے اس کے خلاف کرنے پر اگر اس کو قدرت ہو تو اس کے کلام میں کذب کا احتمال پیدا
ہوجائیگا۔ علماء اہل سنت والجماعت علامہ سید سند۔ علامہ تفتازانی۔ امام رازی۔ قاضی
عضد۔ شیخ ابن ہمام صاحب فتح القدیر۔ اور امامین جلالین شیخ ابوالحسن اشعری و شیخ
ابومنصور ماتریدی نے اپنی تصانیف شرح مواقف شرح مقاصد تفسیر کبیر وغیرہ میں
اس کا جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں کذب کا واقع ہونا بیشک محال اور ممتنع ہے
لیکن کلام کلام ہونیکی حیثیت سے اور خبر خبر ہونیکی حیثیت سے ضرور احتمال کذب رکھتی ہے
اللہ حق تعالیٰ شانہٗ نے جو خبر دی ہے اس کے خلاف کبھی کبھی نہیں کریگا لیکن اپنی قدرت
اور اختیار سے کرسکتا ضرور ہے۔ وہ مجبور اور بے بس نہیں۔ یہ ہے اس مسئلہ کا حاصل کہ ہم نے
علماء اہل سنت کا طریقہ قبول کیا ہے اور ان مبتدعین نے اپنے اکابر معتزلہ خذلہم اللہ کا کہ
خدا کا نعوذ باللہ غیر قادر غیر مختار بے بس اور مجبور ہونا لازم آتا ہے۔ ہمارا اور صرف ہمارا نہیں بلکہ
اکابر علماء اہل سنت پر تو یہ لوگ امکان کذب کے اعتراض کا ڈھونگ رچا کر زمین اور
آسمان ایک کئے ڈالتے ہیں لیکن ان بدزبان نادانوں کو معتزلہ و خوارج کا مذہب اختیار
کرکے اور حق تعالیٰ شانہٗ کو بے بس اور مجبور کہتے ہوئے کچھ بھی شرم و حیا نہیں آتی اور
اور اس پر اپنے سنی حنفی ہونیکے ایسے لمبے چوڑے دعوی کہ گویا ان کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی
اہل سنت ہی نہیں۔

عقیدہ کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونیکا مدعی ہے کیونکہ لوگ تمہاری طرف
نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اسکی تعریف کرتے ہو تمہارے مکارم اخلاق سے
امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھوگے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو
شک لوگوں کے مشوش کرنے سے ہمارے دلوں میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے۔
جواب ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے
کہ شروع شروع جب تک اوسکی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر پہونچی کہ وہ اسلام
کی تائید کرتا اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیساکہ مسلمان کو مسلمان کے ساتھ
زیبا ہے ہم اُس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اُس کے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے
محمل حسن پر حمل کرتے رہے اسکے بعد جب اُس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح
کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر
ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اُس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا قادیانی کے کافر ہونے کی
بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا
بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں مگر چونکہ مبتدعین کا مقصود
یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلا کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء
و اشراف و قاضی و روسا کو ہم سے متنفر بنائیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب
ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ ان تک ہندی رسائل و کتابیں پہنچتی بھی نہیں
اس لئے ہم پر یہ جھوٹے افترا باندھے۔ سو خدا ہی سے مدد درکار ہے اُسی پر اعتماد ہے
اور اسی کا تمسک۔ جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے عقیدے ہیں اور یہی دین و
ایمان ہے سو اگر آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں تو اس پر تصحیح لکھکر

مہر سے مزین کر دیجئے اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے
ہم انشاء اللہ حق سے تجاوز نہ کریں گے اور اگر ہمیں آپ کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق
ہوگا تو دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جاوے اور خفا نہ رہے اور ہماری
آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ کا درود
سلام نازل ہو اولین و آخرین کے سردار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور انکی اولاد و صحابہ
و ازواج و ذریات سب پر۔

زبان سے کہا اور قلم سے لکھا خادم الطلبہ کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے۔

خدا ان کو توشہ آخرت کی توفیق دے۔

یوم دوشنبہ ۱۸ ماہ شوال ۱۳۲۵ھ ہجری

خلاصہ تصادیق علماء ہندوستان

تصدیق زبدۃ المحدثین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ مدرس اول مدرسہ دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جس کو پیشوا علماء امام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی

مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہیں حق یہ ہے کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اسکے آگے آسکتا ہے نہ پیچھے سے اور یہی حق صریح ہے جس میں شک نہیں اور یہ سب ہمارے مشائخ و پیشوایان کا عقیدہ ہے پس جس نے ہم پر یا ہمارے با عظمت مشائخ پر کوئی قول جھوٹا باندھا تو وہ بلاشبہ افترا ہے۔

عمدۃ الفقہا حضرت مولانا المولوی عزیز الرحمٰن صاحبؒ

مولانا الحاج حافظ خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع سہارنپور نے مسائل کی تحقیق میں جو کچھ لکھا وہ سب حق ہے میرے نزدیک اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے انکو عمدہ جزا دے قیامت کے دن

کلمات حکیم الامتہ حضرت مولانا الحاج الحافظ محمد اشرف علی صاحب دام اللہ فیوضہم

میں سب کا مقر اور معتقد ہوں اور افتراء کرنیوالوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں۔

تصدیق شیخ الاتقیاء حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب

جو کچھہ اس رسالہ میں لکھاہے حق صحیح اور موجود ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھہ اور یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اسی پر اللہ ہم کو جلاوے اور اسی پر موت دے۔

تسیطر امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب

یہ تقریر حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

تحریر شریف جامع الکمال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب

یہی ہے حق اور صواب۔

تحریر ذو الفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمن صاحب نائب مہتمم مدرسہ دیوبند

سوالات مذکورہ کے جواب میں وہی حق اور صواب ہے اور اس کے مطابق ہے جو سنت و کتاب کہتہ ہی ہے اور جس کو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لئے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ کا۔

تحریر بقیۃ السلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند۔

جو کچھہ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔

تحریر جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب

قول حق اور کلام صادق ہے اور یہی ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ کا عقیدہ ہے۔

تحریر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحبؒ سابق مدرس دیوبند

مولانا خلیل احمد صاحب نے جو واقعی تحریر فرمایا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اور
ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

تحریر فاضل بےنظیر جناب مولانا المولوی عبد الصمد صاحب مدرس دیوبند

یہ سارے جوابات اس لایق ہیں کہ اہل حق ان کو عقیدہ بنا دیں اور مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط
علما ان کو تسلیم کریں اور یہی ہمارے اور ہمارے مشائخ کے عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں خدا
سے کہ انہیں پر چلاوے اور مارے اور ہم کو داخل فرمائے جنت میں ہمارے بزرگ استاذوں کے ساتھ

تحریر شمس فلک الشریعۃ البیضا حضرت الحاج الحکیم محمد اسحاق صاحب نہٹوری ثم دہلوی

جو کچھ اس میں ہے بلا شک وریب میں تصدیق کرتا ہوں۔

تحریر منیف ذروۃ سنام الدین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب سابق مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ

مجیب نے درست بیان کیا۔

تحریر مقتدائے انام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمیعۃ العلماء ہند دہلی

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اس کے ارد گرد کبھی شک یا ریب
نہیں گھوم سکتا اور یہی میرا اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

تحریر جامع العلوم جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مجیب نے درست بیان کیا جواب صحیح ہے۔

تحریر منیف عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی مدظلہ

یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے ہم بزبان اس کے مقر اور بدل اس کے معتقد ہیں۔

تحریر ذو المجد الفاخر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہٗ مدرس مدرسہ سردھنہ ضلع میرٹھ

بیشک اس میں نصیحت ہے اُس کے لئے جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے۔

تصدیق جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

جواب صحیح ہے۔

تحریر مخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب حق وصحیح ہے۔

تحریر طبیب الامراض الروحانیہ جناب مولوی حکیم مصطفےٰ صاحب

بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔

تصدیق حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب گنگوہی

العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ العزیز۔

تحریر شریف منطقۃ بروج الفضائل جناب مولانا مولوی محمد یحییٰ صاحب سہسرامی مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے یہ جوابات دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق اور کلام راست جس کو ہر خالف و مخالف قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے جو حق کو مانتے اور گمراہوں گمراہ کرنے والوں کی واہیات سے منہ پھیرتے ہیں۔

تحریر ناشر العلوم و الفنون جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب گنگوہی مدرس سہارنپور

یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر و ثیقہ ہے ہر باب میں صواب اور یہ فضل الٰہی ہے جس کو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی۔

خلاصہ تصدیقات

علماء مکرمہ جنمیں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق منیف و تحریر شریف ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے

تقریظ

مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء و مقتدائے فضلا مشائخ کرام کے سردار اور باعظمت اصفیاء میں مستند محترم اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکرمہ و امام و خطیب مسجد حرام و مفتی شافعیہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد (حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو) میں نے بڑے زبردست و نہایت سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انہوں نے لکھے ہیں غور کے ساتھ دیکھے پس انکو نہایت درجہ درست پایا حق تعالیٰ جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرماوے

اور ان کی صلاح و جلالت کو دارین میں دائم رکھئے اور ان کے ذریعہ سے گمراہوں اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین توڑتا رہے آمین ثم آمین

تقریظ

مقتدائے صاحب جلالت و فاضل باعظمت چشمۂ علوم و خزانۂ فہوم روشن سنت کے زندہ کرنیوالے تاریک بدعت کے مٹانیوالے مولانا شیخ احمد رشید خان دام فیضہ کی

میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ کے جوابات جلیلہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی پتلی اور صاحب کمال انسان کی آنکھ ہم عصروں میں منتخب اور سلف کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیڑنے والے بدعتوں کے مٹانے والے کجی و گمراہی والوں کو تباہ کرنے والے اور بددین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی تلوار بنے ہوئے ہیں۔ محدث یگانہ اور فقیہہ یکتا یعنی سیدی و مولائی و ملاذی حضرت حافظ حاجی شیخ **خلیل احمد** صاحب مد ظلہ العالی کی طرف سے ہمیشہ ہمیشہ انکی تائید ہوتی رہے پس اللہ ہی کے لیے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام کی کہ شرع شریف کی حمایت اور دین مسلمین کی حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لئے تیار ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کر دیا ہدایت کے نشان بلند کئے اس کی بنیاد مضبوط کی اس کے ستون محکم کئے اور اسکی دلیل واضح کر دی کتنا سلیس ہیں اور کس قدر صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے کہ واقعی پردہ اٹھا دیا اور اندھاپن مٹا دیا۔ دشمنوں کی زبان بندی کر دی اور ان کو ذلت و ہلاکت کے کپڑے پہنا دئے اور طالبان ہدایت کے لئے حق کے راستے روشن کر دئے گندے کو پاک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کر دیا اور حدیث و قرآن کی موافقت کی اور مضامین عجیب بیان فرمائے واقعی اس میں اہل عقل کے لئے پوری نصیحت ہے اہل شک کا شک زائل کر دیا اور خلط ملط کرنے والوں کی گڑبڑ کھول دی تحریف کرنیوالوں کا

گروہ منتشر بنا دیا اور فتنہ پردازوں کا اجتماع متفرق اور ملحدوں کی جماعت کو تباہ کر دیا بدعتیوں کی کمر توڑ دی اور بیخ کنی کر دی
بھاڑ دئے۔ اور گمراہوں کے لشکروں کو توڑ دیا اور گمراہ کرنیوالوں کی سپاہ کو بھگا دیا دین کے دشمنوں کو
ہلاک اور تغیر تبدل کرنیوالوں کو خوار کیا شیطان کے بھائیوں کو ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کردار
باطل کر دئے پس ستمگاروں کی جڑ ہی کٹ گئی اللہ رب العالمین کا شکر ہے اور کیوں نہ ہو اللہ کا
گروہ ہمیشہ غالب ہی رہا ہے پس اللہ کے لئے ہے مولانا کی خوبی کہ جو جواب دیا درست و صحیح دیا اللہ
ان کو اسلام و اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا عطا فرماوے آمین ثم آمین ایک بار آمین کہنے پر
راضی نہ ہونگا یہاں تک کہ ہزار بار آمین نہ کہی جاوے۔ یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ (مہر)

تقریظ

پیشوائے اتقیا رسالکیں و مقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمہ فیض برائے خواص و عوام جناب مولانا شیخ محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی

تمام جوابات صحیح ہیں لکھا ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔

تقریظ

جو نیکوکار پرہیزگاروں کے سردار اولیاء اور عارفین کے پیشوا دائرہ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق افغانی نے تحریر فرمائی

جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھ شک نہیں اور
حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا
چونکہ شیخ العلماء حضرت محمد بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ کے سردار اور ان کے امام ہیں لہذا انکی

تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ مکرمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ معظمہ کی تصدیقیں بلا جد و جہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کردی گئیں اور اسی وجہ سے اس تنگ وقت میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ جو تصدیقیں میسر ہوئیں انہیں پر اکتفا کیا گیا حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالفت وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلۂ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس کیا۔ تعلق نے انکی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے۔

تقریظ

مولانا العلام الامام الہمام الفقیہ الزاہد والفاضل اجد حضرت مولانا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ ادامہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جس کو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنے والے کا قلع و قمع کرے۔

اما بعد میں اس تحریر پر اور جو کچھ ان چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو لکھا ہوا حق پایا اور کیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنے والا ہے یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں آمین اللہم آمین حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد حسین مفتی مالکیہ نے۔

(مہر)

تقریظ

الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرت مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف

برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہ

تمام حمد اللہ کے لیے ہے اسکی نعمتوں پر اور درود وسلام سردار انبیاء سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی اولاد کرام واصحاب عظام پر۔ اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین مالکی مدرس امام مسجد حرام کہ عالم محقق یگانہ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس[۲۶] سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور ان کو ہمیشہ نیک اعمال وحسن نثار کی توفیق بخشے آمین اللہم آمین لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد مکی نے۔

(مہر)

خلاصہ تصادیق

علماء مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم

نے اس کی تصدیق میں ایک رسالہ تحریر فرمایا اس کے اول ووسط وآخر کا خلاصہ یہ ہے مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سب تعریف ربانی اللہ کو جس کیلئے اسکی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے منزہ ہے حدوث اور اسکی علامات سے حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں منزہ ہے اسکی ثنا اور عالی ہے اسکی شان واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اسکی حمد اور درود وسلام ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جن کو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر اور آن کا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کے لئے نعمت

اور ختم کیا انکی نبوت ورسالت پر جملہ ابنیار کی نبوت اور رسولونکی رسالت کو اور سلام ان کی اولاد و اصحاب تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقہ پر چلیں قیامت کے دن تک۔ اما بعد ہمارے پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ خویہ میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے مشہور علما میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہتر ین خلق سید الانام والمرسلین سیدنا ومولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونیکے وقت اور ایک رسالہ ہمیں فرمایا اس میں ان سوالات کے جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور انکے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی حقیقت وماہیت ظاہر کرنیکے لئے انکی جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ ممدوح مجھسے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں جو تم نصاف سے اور حق سے انحراف کرنے سے بچکر اور زیادتی چھوڑ کر پس میں نے انکی خواہش کے موافق اور ارزو پوری کرنیکو ان اوراق میں جہاں تک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کردیں جن کو ان پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ کیا ہے جن کا اقتدا کیا جاتا ہے اللہ کی مضبوط رسی کے مضبوط تھامنے میں اور میں نے اس کا نام تکمیل التشقیف والتقویم لعوج الافہام عما یکتب بہ العدم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات دئے گئے اگرچہ قسم قسم کے اور فروع واصول کے مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب میں زیادہ اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی ولفظی میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور اسکے اہم ہونیکی وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو دوسرے جوابوں پر مقدم کرتا ہوں اور اللہ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور اسیکی طرف سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ اس کے بعد کلام لفظی نفسی کی تحقیق اور اس میں صدق وکذب کی تشریح اور علمار مذہب کی تنقید واختلاف وغیرہ نقل فرمائے (اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں پہلی بحث کے آخر یوں فرماتے ہیں)

اور جب تو اے مخاطب اس شافی بیان پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اسکو سمجھ لیا تو
معلوم کر لیگا جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تیئسویں و چوبیسویں و پچیسویں سوال کے جواب میں
ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں میں مثلاً موقف
اور مقاصد اور تجرید و مسایرہ وغیرہ کے شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جن کو شیخ
خلیل احمد صاحب نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں
اللہ تعالی کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا حق تعالی کی قدرت میں داخل ہے جو انکے نزدیک
امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہ ہوگا
اور ایسا کہنے سے نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور نہ فساد اور کیسے لازم آسکتا ہے
حالانکہ تو معلوم کر چکا ہے کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے انکے جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ
تو مواقف اور اسکی شرح وغیرہ کی عبارتیں جن کو ہم نے ابھی نقل کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ
خلیل احمد ان حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن ہاں واسطے ان کے اور نیز تمام علماء
ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور انکے دقیق
احکام میں خوض نہ کیا کریں جن کو عوام تو کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے بجز ایک دو خاص الخاص
عالم کے دوسرے عالم بھی نہیں سمجھ سکتے اس لئے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ کی دی ہوئی خبر اور وعید کے
خلاف کرنا اللہ تعالی کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی
جانب منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو پھیلائینگے تمام لوگوں میں تو عوام کے
ذہن فوراً اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت
ان عوام کی حالت ان دو امر میں متردد ہوگی کہ یا تو جس طرح انکی سمجھ میں آیا ہے اسکو قبول
کر کے مان لینگے پس کفر و الحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اسکو قبول نہ کرینگے اور پوری طرح انکا

کریں اور اس کے قائل پر طعن و تشنیع کرینگے اور ان کو کفر و الحاد کی طرف نسبت کرینگے اور یہ دونوں باتیں دینی فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب ہے کہ ان مسائل میں غور و خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی ضرورت ہی سخت پیش آجائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں جو صاحب دل ہو کہ بتوجہ کان لگا کر سنے اور ہم کو اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور ہدایت کے سیدھے راستہ چلنے کی جس میں اس بڑے خطرہ میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت ہے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جسکی عبارت یہ ہے۔

اور جب اس مقام تک تقریر پہنچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان چھبیس ۲۶ جوابات پر مشتمل ہے جس کو علامہ شیخ خلیل احمد نے انہیں نظر کرنے اور اس کے احکامات میں غور کرنیکے لئے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی ان میں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ ایسا بھی نہیں جس پر کوئی بار یک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سبکو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کہا جائیسے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے کہ جو مولف بنا وہ نشانہ بنا اور امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا جس پر رد نہ ہوا ہو بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہم کو اللہ کافی و وافی ہے۔ اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا۔ ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب کتابت۔ دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو
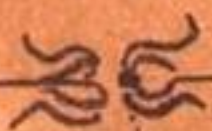
شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو تنہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جس کا مقصود اجوبہ مذکورہ پر تقریظ و تنقید کرنیوالے اصحاب کی عبارت و مواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے

اول و آخر و اوسط تین مقامات لکھدئے گئے ہیں مفصلہ ذیل علما کی مواہیر ثبت ہیں.

المدرس من مدرسۃ الشفا — المدرس فی الحرم النبوی البخاری الحنفی — خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

رسوچی عمر ۱۳۲۲

ملا محمد خان ۱۳۲۰

راجی فیض الکریم خلیل بن ابراہیم ۱۳۰۵

محمد العزیز الوزیر التونسی

شیخ المالکیہ بحرم الخیر البریہ — خادم العلم بالمسجد الشریف — خادم العلم بالمسجد النبوی

السید احمد الجزائری

عمر بن حمدان المحرسی

محمد زکی البرزنجی

محمد السوسی البخاری

من مشاہیر علماء العرب — خادم العلم الشریف دمشق — خادم العلم والمدرس — خادم العلم بالحرم الشام وخطیب جامع السیرجی فی باب السلام الشریف النبوی

احمد بن المامون البلغیثی ۱۳۱۸

محمد توفیق

موسی کاظم بن محمد

معصوم احمد سید ۱۳۲۲

خادم العلم بالمسجد الشریف — من علماء العرب — خادم العلم الشریف فی بلد. المدرس بالحرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشریف النبوی

احمد بن محمد خضر الحاج العباسی

عبد اللہ القادر بن محمد بن سودہ العرسی

ابن نعمان محمد منصور ۱۳۲۶

ملا عبد الرحمن

الفقیر الیہ عز شانہ الحموری الشہیر بالفراء الدمشقی — یسین عفی عنہ ۱۳۲۲

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمود عبد الجواد ۱۳۱۰

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — احمد بساطی

خادم العلم الحرم الشریف النبوی — محمد حسین بنجری ۱۳۲۱

خادم العلم فی الحرم الشریف النبوی. — محمد ابن احمد اسعد ۱۳۱۱

الفقیر النابلسی خادم العلم بالحرم النبوی — عبد اللہ ۱۳۲۸

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمد بن محمد البغدادی

نقل تقریظ جس کو مثل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علمائے کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شگاف ملت کے بازو سی داران باعظمت کے مقتدا اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے۔

علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کو مطالعہ کیا جو کچھ اسمیں ہے اسکو بالکل مذہب اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجایش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام اور ان حالات میں جن سے توقف کیا ہے اور حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کردی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب ہے اور شرعًا پسندیدہ چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاد نے ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عمومًا ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے علاوہ دوسری جگہ شاذ ونادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سنا تو ان پیش آجانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود سے ضرور منع کیا جائیگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وجود اور عدم حلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائیگا وہاں اس شے کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا مستحب ہوگا۔ اور رہا بیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانیکا الخ پس کبھی خواص میں سے کسی بزرگ کے لئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا بوجہ غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں مگر تہ بایں معنی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نفع ونقصان کے مالک ہیں

کیونکہ نفع اور ضرر پہنچانیوالا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہدے اے محمد میں مالک نہیں اپنے نفس کے لئے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا مگر جو کچھ اللہ چاہے "اب رہا پیدائش کے از سر نو ہونیکا عقیدہ سو کسی پورے عقل والے سے اس کا احتمال بھی نہیں ہوتا ہاں استاذ کا یہ فرمانا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا اخطاوار اور مجوس کے فعل سے مشابہت کرنیوالا ہے سو استاذ کو زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو انکے اسلام کا حکم قائم رکھتی مثلاً یوں فرماتے کہ ایسی مشابہت ہے واللہ اعلم اور چھبیسویں سوال میں کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ مسئلہ میں اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جائے اور استاذ یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور جب کلام اہل السنۃ کے ناقل ہوئے تو بہر حال ہدایت پر ہوئے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو سلف کے تابع ہو مسئلہ اتفاقیہ میں ہو یا اختلافیہ میں تو اس رائے کو کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں نہ وہ ضلال ہے نہ اضلال البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع ہو نیزوں کی طرح مہلک ہے اگر انسان اسمیں خوض کرے اگرچہ سلیمان اس کو آراستہ بنادے پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ و ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں ...... مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جس پر اشعریہ و ماتریدیہ ہوں کیونکہ وہی ہے جس کو راہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکورہ کا متبع ہو۔ مہر۔

خلاصہ تصادیق علماء مصر و جامع ازہر۔ نقل تقریظ کی۔ جو بیان فرمائی

فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقنین کے سردار اور اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں پر رب العالمین کی حکمتوں کے مخزن حضرت شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے:

میں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا پس میں نے اسکو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کیوقت قیام کا انکار اور اس کے کرنیوالے پر جو سب پار روافض سے مشابہت دیکر تشنیع مناسب ہنیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت آئمہ نے قیام مذکور کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت کی شان کے ارادے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل ہے جسکی ذات میں کوئی خرابی ہنیں...... (مہر)

لکھا اس کو محمد ابراہیم فایاتی نے ازہری (مہر) لکھا اسکو سلیمان عبد نے ازہری (مہر)

خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام- نقل تقریظ کی- جو تحریر فرمائی فاضل تحریر علامہ کامل علماء شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے فخر اور مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل آباؤ اجداد سے حضرت مولانا سید محمد ابو الخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاوی شامی کے رحمۃ اللہ علیہ مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا پس میں نے اسکو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنیکے قابل ہی اور اس کے مؤلف نے حق تعالی ان کو محفوظ رکھے عجیب تحریر لکھی جو بلاشک اہل السنۃ والجماعت کا عقیدہ ہے اور وجود دلالت کر رہا ہے مصنف کی وسعت معلومات پر (مہر)

نقل تقریظ- جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلاء سند کملاء امام عامل محقق وقت مدقق زمانہ یکتاء زمان برگزیدہ دوران جناب شیخ مصطفے بن احمد شطی حنبلی نے بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جس نے امت محمدیہ کو خاص فرمایا لاانتہا خصوصیتوں سے خصوصاً اس نعمت سے کہ ان میں علماء و کملاء اور فضلاء ہیں اور ان کے دلونکو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنایا انکو اولیاء اور خاتم رسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوۃ والسلام کے وارث اور امید

یکجائی ہو کہ انھیں خاصان خدا میں سے عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کیلئے علماء حنبلی مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ روا انشاءاللہ اپنے موقع پر ہے پس اللہ بہتر جزا دے ان مؤلف کو انکی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور ہم کو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لئے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہم ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقوی پر بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین آمین یارب العالمین۔

نقل تقریظ جس کو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے درست رائے روشن فہم والے جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے سدا بخششہائے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدرالدین محدث شامی دامت برکاتہ کے میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر۔ مؤلف جیسے علماء کو حق تعالی زیادہ کرے اور انکی مدد فرمائے عنایت ربانیہ سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اس کے مؤلف کو جو عالم فاضل در انسان کامل ہیں بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اسکے عمل پر ملا کرتی ہے اور ان کو شراب جنت سے سیراب کرے بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعا حسن خاتمہ کے اور ان اعمال کی توفیق کے جسمیں نجات اخروی حاصل ہو۔

محمود بن رشید عطار

تحریر رئیس الفضلا والاعلام حضرت شیخ محمد بوشی حمودی۔ میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات و جوابات پر مطلع ہوا جن کو تحریر فرمایا ہے زبردست عالم صاحب فضل و رشد اور کامل یکتائے زمانہ

اور یگانہ وقت پیشوا بحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور پشت و پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے پس میں نے پایا ان کو اس کے موافق جس پر باعظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعت ہیں اور اس کے مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران عظام ہیں حق تعالیٰ ان کی ارواح کو رحمت و مغفرت کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مولف کو سنت کی طرف سے بہتر جزا والسلام۔

تحریر امام افضل و ہمام اکمل حضرت شیخ محمد سعید حموی

میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے۔

(مہر)

تقریر فاضل صاحب الکمال حضرت شیخ علی بن محمد الدلال

میں نے کوئی بات اس رسالہ میں ایسی نہیں پائی جو موافق ہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے۔

تحریر امام ربانی حضرت شیخ محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ حماملک شام

میں ان لکھے جوابوں پر مطلع ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقہ کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بددین بدعتیوں کے عقیدہ کے۔

تحریر صاحب الفضل الباہر حضرۃ الشیخ عبد القادر

ہم مطلع ہوئے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات و جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور عالم کیلئے سفر کرنے پر پس ہم نے ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے بالکل خالی از خلل ہے جس پر کسی طرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا۔

تحریر علاّ وحید حضرت شیخ محمد سعید

میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر پس میں نے ان کو پایا مطابق اس اعتقاد برحق اور سچے قول کے جس پر علماء مسلمین و پیشوایان دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جاوے تمام مسلمانوں میں اور سکھا دیا جائے سارے مومنین کو۔

تحریر الفصیح المنشأ و الناظم المدرار حضرۃ الشیخ محمد سعید لطفی حنفی

میں مطلع ہوا ان فضیلت والے جوابوں پر پس ان کو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہے سے خالی۔

تحریر الشیخ الاوحد ذو الفضل المجد حضرت فارس بن محمد مدرس جامع مسجد حما شام

میں اس مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس جوابوں پر مشتمل ہے اور جب میں نے ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ کے عقیدوں کے موافق پایا۔

تحریر قدوۃ الزہاد العباد حضرت الشیخ مصطفےٰ الحداد

میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس سوالات کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دئے ہیں پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح ان مذکور جوابات میں صحیح طریق پر چلنے اور صریح حق کی موافقت کی اور اسکی عبارت سے باطل کو رد کیا فقط۔